# 44039 ـ كفن دفن اور غسل كے اخراجات

**سوال**

اگر ميت فقير ہو تو اس كے غسل اور كفن دفن كے اخراجات كس كے ذمہ ہونگے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

اگر ميت كا مال ہو تو اس كى تجہيز و تكفين اس كے مال سے كى جائيگى، اور اس كے اخراجات قرضے اور اس كى جانب سے كردہ وصيت كى تنفيذ پر مقدم ہونگے، اور وراثت كى تقسيم سے بھى قبل كفن دفن كے اخراجات نكال كر اس كى دليل ميدان عرفات ميں فوت ہونے والے شخص كے بارہ ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان ہے:

" اور اسے اس كے كپڑوں ميں ہى دفن كر دو "

صحيح بخارى حديث نمبر ( 1851 ) صحيح مسلم حديث نمبر ( 1206 ).

زاد المعاد ميں ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اس حديث سے كئى ايك احكام نكلتے ہيں:

" كفن دفن ميراث، اور قرض پر مقدم ہونگے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے اسى كے كپڑوں ميں دفن كرنے كا حكم ديا، اور اس كے وارث كے متعلق دريافت نہيں كيا، اور نہ ہى اس پر قرض كے متعلق پوچھا اگرچہ سائل كى حالت اس سے مختلف ہے.

اور جس طرح كہ اس كى زندگى ميں اس كا لباس اس كے قرض كى ادائيگى پر مقدم ہے، تو اسى طرح اس كى موت كے بعد بھى مقدم ہوگا، جمہور كى كلام يہى ہے، اور اس ميں شاذ قسم كا اختلاف پايا جاتا ہے جس كى طرف متوجہ نہيں ہوا جا سكتا " انتہى.

ديكھيں: زاد المعاد ( 2 / 240 ).

اور المجموع للنووی ( 5 / 147 ) اور المغنی ابن قدامہ ( 3 / 457 ) بھی دیکھیں.

اور " بدائع الصنائع " میں الکاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور اسے اس کے سارے مال سے کفن پہنایا جائیگا، اس کے قرض کی ادائیگی اور وصیت کی تنفیذ اور وراثت کی تقسیم سے بھی قبل، کیونکہ یہ میت کی اصلی ضروریات میں سے ہے؛ تو یہ اس کی زندگی میں اس کے نفقہ کی طرح ہوا " انتہی.

دیکھیں: بدائع الصنائع للکاسانی ( 2 / 330 ).

دوم:

اور اگر میت کا کوئی مال نہ ہو تو جس پر اس کا نان و نفقہ لازم ہے اس کی تجہیز و تکفین کے اخراجات بھی اسی کے ذمہ ہونگے( مثلا اس کے والدین، اس کا بیٹا، اور خاوند ) لیکن اگر ایسا کوئی شخص نہ ہو تو بیت المال سے اخراجات ادا کیے جائینگے، اور اگر بیت المال بھی نہ ہو تو پھر عام مسلمانوں کے ذمہ ہیں.

دیکھیں: المجموع للنووی ( 5 / 148 ـ 150 ) بدائع الصنائع ( 2 / 330 ).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عام مسلمانوں سے بیت المال کو اس لیے مقدم کیا گیا ہے کہ اس میں میت پر کوئی احسان نہیں، بخلاف اس کے کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے ہوں، تو جو اسے دےگا اس کے دل میں میت پر احسان ہوگا " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 219 ).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" لیکن اگر فرض کریں کہ اگر کوئی ادارہ اس کا ذمہ دار ہو اور اس کے اخراجات اس کےذمہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم اس کی طرف سے اس کی تجہیز و تکفین کریں، لیکن اگر میت نے ایسا نہ کرنے کی وصیت کر رکھی ہو کہ: میری تجہیز و تکفین میرے مال سے کی جائے، تو پھر اس کی تکفین عام کفن سے نہیں کی جائیگی، چاہے کوئی حکومتی ادارہ کی جانب سے ہو یا کسی پرائیویٹ ادارہ کی جانب سے " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 217 ).

سوم:

اور جب اگر خاوند ہو تو بیوی کی زندگی میں نان و نفقہ کی طرح اس کی تکفین کے اخراجات بھی خاوند کے ذمہ واجب ہونگے.

ابو حنیفہ، شافعي، اور مالك رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور امام احمد کہتے ہیں: بیوی کے مال سے اخراجات ادا کرنے واجب ہیں.

دیکھیں: المجموع للنوی ( 5 / 148 ـ 150 ) حاشية ابن عابدين ( 3 / 101 ).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ جمہور کے قول پر تعلیقا کہتے ہیں:

" اگر خاوند غنی ہو تو یہ قول زیادہ راجح ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 219 ).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا بیوی کے کفن کے اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" صحیح یہی ہے کہ بیوی کی تجہیز و تکفین کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں، چاہے بیوی مالدار ہو یا نہ ہو، اور یہ اس کے نفقہ میں اور اس کے ساتھ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے، اور لوگ اسے برا شمار کرتے ہیں کہ جب غنی اور مالدار کی بیوی فوت ہو جائے تو اس پر اس کی تکفین کے اخراجات واجب نہیں " انتہی.

دیکھیں: الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ ( 2 / 542 ).

لیکن بیوی کے ذمہ خاوند کی تجہیز و تکفین کے اخراجات لازم نہیں کیونکہ خاوند کی زندگی میں خاوند کا نان و نفقہ بیوی کے ذمہ نہیں ہے.

کاسانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اور اس پر اجماع ہے کہ بیوی کے ذمہ خاوند کی تجہیز و تکفین کے اخراجات لازم نہیں جس طرح خاوند کے زندہ ہونے کے وقت خاوند کا لباس بیوی کے ذمہ نہیں " انتہی.

دیکھیں بدائع الصنائع ( 2 / 330 ).

والله اعلم .